بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
فون نمبر ۴۹
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم ہفتہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۶۰/۲۵ | ۲۷ صفر ۱۳۹۱ھ، ۲۴ شہادت ۱۳۵۰ ہش، ۲۴ اپریل ۱۹۷۱ء | نمبر ۹۳

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۲ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی ۲۲ ماہ شہادت کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت پہلے کی نسبت بہتر ہے آج شام حضور کچھ دیر کے لئے باہر سیر کرنے بھی تشریف لے گئے جس کی وجہ سے کچھ تھکاوٹ ہوگئی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔"

ربوہ ۲۳ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کل سے ڈسک (درد کمر) کی تکلیف ہے اور صبح سے سر درد شروع ہے گو ابھی شدید نہیں۔ احباب جماعت درد و الحاح سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے آمین۔

میرے والد محترم صوفی عطا محمد صاحب جالندھری بہت بیمار ہیں اور بہت کمزور ہوگئے ہیں۔ بزرگان و احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم والد صاحب کو کلی صحتیاب فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ آپ کی عمر میں برکت ڈالے آمین۔

(بشارت الرحمٰن
پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

تحریک دعائے خاص

(حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی)

عزیز محمد احمد خان کا راولپنڈی سے خط آیا ہے ۲۶ اپریل پیر کے دن صبح عزیزہ امتہ الحمید، بیگم محمد احمد خان میری بہو کا آپریشن ہے۔ سب بہنوں اور بھائیوں سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ خیر سے فارغ آپریشن سے فرمائے اور خیریت رہے بعد میں بھی۔

نیز عزیزم خالد (عبدالرحیم خان) آجکل بہت پریشان ہیں اور بعض مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں مالیر کوٹلہ سے قادیان جاکر وہاں رہنا چاہتے ہیں۔ بنا بر سامان بیچا ہوں اور وہ قادیان جائیں۔ سب بھائی اور بہنیں ان کی صحت سلامتی اور ہر بلا سے نجات نیز قادیان جلد پہنچنے کی دعا کریں۔ میں ان کی طرف سے بھی بہت متفکر ہوں۔

والسلام
مبارکہ

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اللہ خدا تعالیٰ کا اسم اعظم ہے، ایسا ہی انسان کا اسم اعظم استقامت ہے

دعا کا طریق یہی ہے کہ دونوں اسم اعظم جمع ہوں، ایسی دعا قبولیت کا شرف حاصل کرتی ہے

"نماز جو دعا ہے اور جس میں اللہ کو جو خدائے تعالیٰ کا اسم اعظم ہے مقدم رکھا ہے ایسا ہی انسان کا اسم اعظم استقامت ہے ــــ اسم اعظم سے مراد یہ ہے کہ جس ذریعہ سے انسانیت کے کمالات حاصل ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اھدنا الصراط المستقیم میں اسی کی طرف ہی اشارہ فرمایا ہے اور ایک دوسرے مقام پر فرمایا الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملئکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے نیچے آگئے اور اس کے اسم اعظم استقامت کے نیچے جب بتقاضائے بشریت رکھا گیا پھر انہیں اس قسم کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے کہ ملائکہ کا نزول اس پر ہوتا ہے اور کسی قسم کا خوف و حزن ان کو نہیں رہتا۔ میں نے کہا ہے کہ استقامت بڑی چیز ہے۔ استقامت سے کیا مراد ہے؟ ہر ایک چیز جب اپنے عین محل اور مقام پر ہو وہ حکمت اور استقامت سے تعبیر پاتی ہے۔ مثلاً دوربین کے اجزاء کو اگر جدا جدا کر کے ان کو اصل مقامات سے ہٹا کر دوسرے مقام پر رکھ دیں۔ وہ کام نہ دے گی غرض وضع الشیء فی محلہٖ کا نام استقامت ہے یا دوسرے الفاظ میں یہ کہو کہ ہیئت طبعی کا نام استقامت ہے۔ پس جب تک انسانی بناوٹ کو ٹھیک اسی حالت پر نہ رہنے دیں اور اُسے مستقیم حالت میں نہ رکھیں وہ اپنے اندر کمالات پیدا نہیں کر سکتی۔ دعا کا طریق یہی ہے کہ دونوں اسم اعظم جمع ہوں۔ اور یہ خدا کی طرف جاوے کسی غیر کی طرف رجوع نہ کرے خواہ وہ اس کی ہوا و ہوس ہی کا بت کیوں نہ ہو۔ جب یہ حالت ہو جائے تو اس وقت ادعونی استجب لکم کا مزا آجاتا ہے۔

پس میں چاہتا ہوں کہ آپ استقامت کے حصول کے لئے مجاہدہ کریں اور ریاضت سے اُسے پائیں کیونکہ وہ انسان کو ایسی حالت پر پہنچا دیتی ہے جہاں اس کی دعا قبولیت کا شرف حاصل کرتی ہے۔ اس وقت بہت سے لوگ دنیا میں موجود ہیں جو عدم قبولیت دعا کے شاکی ہیں۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ افسوس تو یہ ہے کہ جب تک وہ استقامت پیدا نہ کریں دعا کی قبولیت کی لذت کیونکر پا سکیں گے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۱-۲۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔)

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲ شہادت ۱۳۵۰ھش

اِسلام دُنیا میں کِس طرح پھَیلا

صلح حدیبیہ کی جو شرائط مقرر ہوئیں ان سے بظاہر مسلمانوں کی ناکامی کا تاثر ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو شاید پہلی بار تجربہ ہوا کہ خود ان کے جاں نثار ان شرائط سے مایوس ہو گئے تھے۔ اور تو اور سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ جیسا مخلص انسان بھی ایک بار تو تذبذب کا بظاہر شکار ہو گیا اور معاہدہ کی مسلمانوں کی طرف سے نرم شرائط کی وجہ سے بظاہر شک بھی پڑ گیا اور سوال کیا کہ کیا آپ خدا تعالےٰ کے رسول نہیں ہیں۔ انہوں نے صلح حدیبیہ کو اسلامی شجاعت اور جاں نثاری کی رو سے کمزور خیال کیا۔ جب آنحضرت صلعم نے جواب دیا کہ میں خدا کا رسول ہوں تو پھر بھی ان کی تسلی نہ ہوئی اور سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے یہی سوال دہرایا جب انہوں نے بھی وہی جواب دیا جو آنحضرت صلعم نے دیا تھا تو آپ خاموش رہے۔

بات یہ ہے کہ جب حضرت عمر فاروق جیسا انسان بظاہر ڈگمگا گیا تو باقی مسلمانوں کی حالت کیا ہو گی۔ پندرہ سو جاں نثاروں کی تلواریں میانوں میں تڑپ کر رہ گئیں یہاں تک کہ جب تک خود آنحضرت صلعم نے عملاً قربانی نہ دی اس وقت تک مسلمان قربانی دینے کے لئے بھی تیار نہ ہوئے۔

اس طرح بظاہر یہ شکست ہی سمجھی گئی لیکن اللہ تعالےٰ نے وحی کے ذریعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا

یعنی ہم نے تم کو صاف صاف فتح عطا کی ہے بہت سے مسلمان دل میں ضرور کہتے ہوں گے کہ یہ کیسی فتح ہے لیکن بعد کے واقعات نے بتا دیا کہ یہ حقیقت میں فتح مبین ہی تھی اور صلح حدیبیہ کے بعد اسلام کی تبلیغ میں جو اضافہ چند سالوں میں ہوا وہ پہلے سالوں میں نہیں ہوا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ صلح حدیبیہ کے بعد ہی اسلام ایک پوری عرب طاقت کی صورت میں نمودار ہوا اور عرب پر مسلط ہونے کے ساتھ ہی ارد گرد کے ممالک جن کو اپنی فوجی قوت پر بڑا ناز تھا۔ عربوں سے خم کھانے لگے۔ حالانکہ اس سے پہلے ملک عرب میں کبھی کوئی حکومت قائم نہیں ہوئی تھی اور مختلف عرب قبائل اپنے طاقتور ہمسایہ ملکوں کے ماتحت چلے آتے تھے۔

اس کی وجہ کیا ہے؟ اس کی وجہ ظاہر ہے کہ اسلام ایک عملی دین ہے وہ بجائے بے اطمینانی اور فسادات کے اپنے پھیلاؤ کے لئے امن چاہتا ہے۔ مسلمانوں کو شروع میں مدینہ منورہ آکر تلوار اُٹھانی پڑی تھی تو وہ محض اس لئے کہ دشمنان اسلام نے ملک میں فساد بپا کر رکھا تھا اور اسلام کو تلوار سے ختم کر دینا چاہتے تھے چنانچہ جب اسلام کے مٹنے کا خطرہ بڑھ گیا تو اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو بھی تلوار اٹھانے کی مشروط اجازت دی۔ علاوہ اس کے کہ تلوار سے جابر و ظالم دشمنوں کے فسادات کا خاتمہ کرنا تھا۔ قتال کی اجازت سے ایک بہت بڑی اصلاح کی بھی ضرورت تھی جاہل اقوام میں جیسا کہ آج کل مہذب اقوام کہلانے والی اقوام میں بھی ہوتا ہے کہ محض دنیوی سطوت کی خاطر دوسری کمزور اقوام پر ہلّہ بول دیا جاتا ہے اور جیسا کہ قرآن کریم میں وضاحت کی ہے بادشاہ دوسرے ملکوں میں داخل ہو کر محکوموں پر سخت ظلم و جور اور سفاکی کا اظہار کرتے تھے۔ ان کا مال و دولت ننگ و ناموس فاتحین کے رحم پر ہوتا ہے۔ کسی کی عزت قائم نہیں رہتی۔ فاتح جس طرح چاہتا ہے مفتوحین کے ساتھ سلوک کرتا ہے۔ اس کے خلاف اسلام دُنیا کے سامنے شریفانہ جنگ کا نمونہ پیش کرتا ہے اور جو اصول قرآن کریم نے دشمن کے ساتھ سلوک کرنے کے لئے پیش کئے ہیں ان کی ہوا بھی ابھی تک مہذب سے مہذب اقوام کو نہیں لگی۔

آج امریکہ اپنے آپ کو مہذب ترین ملک خیال کرتا ہے مگر جو کچھ ویٹ نام میں

کلامِ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام شروع میں فرّخ تخلص استعمال فرمایا کرتے تھے۔ ادارہ

اے شوخ زِ ناتواں چہ جوئی — از خستہ و نیم جاں چہ جوئی

رفتیم و فنا شدیم و مُردیم — از گم شُدگاں نشاں چہ جوئی

یار است قریب تر ز جاں ہم — اے ابلہ تو از بتاں چہ جوئی

پیراں نکنند توبہ از عشق — اے محتسب از جواں چہ جوئی

دنیائے دنی است چند روزہ — زو راحتِ جاوداں چہ جوئی

زینجا بشتاب آتہی دست — از مزبلہ ارمغاں چہ جوئی

تیرش زِ کسے خطا نہ کردست — از ناوکِ اُو اماں چہ جوئی

بر کاخِ فلک ترا بخوانند — از خار و خس آشیاں چہ جوئی

فرّخ در یار را فراگیر
پیرامن این و آں چہ جوئی

کردار دکھاتا رہا ہے سب دنیا جانتی ہے آج اگر مہذب اقوام جنگ کے اسلامی اصولوں پر جو اعلیٰ ترین اخلاق پر مبنی ہیں ان کا ہزارواں حصہ بھی دُنیا لے تو دُنیا سے دہشت گردی ختم ہو جائے۔ اور جنگ و قتال کا نام و نشان مٹ جائے۔

اسلام کا پہلا اصول تو یہ ہے کہ صرف دفاع کے لئے تلوار اٹھاؤ۔ آج کونسی قوم ہے جو طاقت رکھتے ہوئے اس اصول پر عمل کرنے کے لئے تیار ہے۔

آج حالت تو یہ ہے کہ اگر کوئی قوم اپنے ہمسائے پر ذرا سی بھی فوجی فوقیت رکھتی ہے تو وہ سب سے پہلے اپنے ہمسایہ ملک کو ہڑپ کر لینا چاہتا ہے اور طرح طرح کی مستبدانہ پابندیاں ان پر عاید کر دیتا ہے جس کو غریب کمزور ہمسایہ ناچار برداشت کرتا ہے۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری تصحیح

الفضل مجریہ ۲۲ اپریل کے ص ۲ پر ایک نظم زیر عنوان چھپی ہے اس کے آخری بند کا دوسرا مصرعہ غلط شائع ہوا ہے۔ صحیح مصرعہ یوں ہے:

"سراپا زُہد ہیں تقویٰ ہیں۔ شب بیدار رہتے ہیں"

نیز یہ نظم محترم سید حسن رضا گردیزی ملتان کی ہے سہو کتابت سے نام نہیں دیا گیا۔ قارئین تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے

بعض علمی و روحانی تبرکات

(مکرم مولوی دوست محمد شاہد)

عالم روحانی کا مرکز اسلام ہے

حضرت سیدنا المسیح الموعود علیہ السلام "نور الحق" کے حصہ ثانیہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"یقیناً سمجھو کہ دین اسلام عالم روحانی کے لئے مرکز ہے کیونکہ جسمانی ملک روحانی ملک کے لئے تابع ہے اور خدا تعالیٰ نے جسمانی ملک کی سلامتی اور بندگی روحانی ملک میں رکھی ہے اور اسی طرح سنّت اللہ واقع ہوئی ہے اور خدا تعالیٰ جس وقت ارادہ فرماتا ہے کہ کسی قوم کو بلندی بخشے تو ان کو دین میں عالی ہمت اور صاحب غیرت کر دیتا ہے ..... پس خدا تعالیٰ کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور اس کی ہدایت کو پھیلاؤ اور اس پر کسی بدلہ کی امید مت رکھو"

(ترجمہ از عربی صفحہ ۲۴۹-۲۵۰)

امامِ وقت کا یہ واضح ارشاد دنیا بھر کی تمام غیر مسلم حکومتوں اور عالمی اداروں کے اس دعویٰ کی مکمل نفی کرتا ہے کہ امن و سلامتی کا قیام ان کے ساتھ وابستہ ہے حقیقت یہ ہے کہ بین الاقوامی صلح اور آشتی کا ماحول قرن اوّل میں بھی اسلام ہی کا رہین منت تھا اور مستقبل میں بھی اُس کے طفیل قائم ہوگا انشاء اللہ

ان حالات میں مسلمانانِ عالم پر اشاعتِ اسلام کی زبردست مہم چلانے کی کتنی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے؟ اس کے متعلق کچھ کہنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے ملتِ اسلامیہ کو جلد از جلد اس انقلابی نکتہ کے سمجھنے کی توفیق بخشے

؎ ہم تہی دست ترے در پہ چلے آئے ہیں
لطف سے اپنے عطا کر ید بیضا ہم کو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان عظیم

خادم النبیؐ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

"عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یومن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ"

(بخاری کتاب الایمان)

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ روحی و نفسی) نے فرمایا کہ کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ دوسرے کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پوری دنیا پر احسان عظیم کیا کم ہے کہ آنحضور نے اس مختصر مگر نہایت پیارے اور لطیف جملہ میں تعمیر انسانیت کی مضبوط بُنیادیں رکھ دی ہیں اور سچے مسلمان کا دل اس یقین سے لبریز ہے کہ جب کبھی عہدِ حاضر کی اقوام نے اپنی موجودہ معاشی، اقتصادی سیاسی، تمدنی اور اخلاقی ناہمواریوں اور بے راہ رویوں پر قابو پانے کی طرف پورے خلوص اور سنجیدگی سے توجہ دی تو اُن کے سامنے جو راہ نما اصول آئیں گے ان میں سر فہرست مندرجہ بالا فرمان نبوی بھی ہوگا۔

؎ کروڑ جاں ہو تو کر دوں فدا محمدؐ پر
کہ اس کے لطف و عنایات کا شمار نہیں

(کلام محمود)

مبلّغ اسلام حضرت مولانا حسن علیؓ اور خطّہ پنجاب

حضرت مولانا حسن علی رضی اللہ عنہ بھاگلپوری برصغیر کے شہرۂ آفاق اور جادو بیان مسلم مشنری تھے جن کے ذریعہ سینکڑوں ہندوؤں کو قبول اسلام کی توفیق ملی اور آپ کے وعظوں اور لیکچروں نے ہزاروں ملحدوں کو اسلام پر مضبوط کر دیا! پروفیسر سر تھامس آرنلڈ نے اپنی کتاب "پریچنگ آف اسلام" میں اُن کے تبلیغی کارناموں کا خاص طور پر تذکرہ کیا ہے۔

حضرت مولانا صاحبؓ ۱۱ر جنوری ۱۸۹۴ء کو داخل احمدیت ہوئے جس کے بعد انہوں نے مشہور کتاب "تائید حق" تالیف فرمائی اس کتاب میں آپ نے خطّہ پنجاب کی نسبت لکھا:۔

"جب میں لاہور کے انجمن حمایت الاسلام کے سالانہ جلسے میں شریک ہونے کو گیا تھا تو اسی انجمن کے نفع کے لئے میں نے دو ماہ کے واسطے پنجاب کے چند شہروں کا مثلاً امرتسر، ملتان، گوجرانوالہ سیالکوٹ وغیرہ کا دورہ کیا مجھ پر یہ بات کھل گئی کہ سارے ہندوستان میں مذہبی لحاظ سے اگر کوئی زرخیز زمین ہے تو پنجاب ہے عجب جوشیلا ملک ہے میں نے اپنے لاہور کے دوستوں سے پکار کر کہہ دیا کہ پنجاب کی خبر لو اگر سدھرا اور اسلام پر قائم رہا تو پنجاب سارے ہند کا سرتاج ہوگا ورنہ اگر بگڑا تو سارے ہند میں کسی جگہ کے مسلمان ایسے نہ بگڑے ہوں گے جیسے پنجابی..... میں نے دیکھا کہ عیسائیوں نے اپنا پورا زور یہیں صرف کیا ہے..... آریہ سماج کا اکھاڑہ یہیں جما ہوا ہے برہمو سماج کا زور شور یہیں پایا.... جناب سید احمد خان نے اپنے عقیدت مندوں کو پنجاب میں کثرت سے دیکھ کر پنجاب کا نام زندہ دل پنجاب رکھا غرض جس طرح اگلے زمانے میں ہندوستان کے فتح کرنے والے پنجاب ہی سے فتح کی کارروائی شروع کرتے تھے اسی طرح دین اسلام کے دشمنوں نے بھی اس پنجاب میں پورا زور صرف کرنا شروع کیا ہے"

("تائید حق" صفحہ ۵۴-۵۵ طبع سوم ۱۹۳۲ء)

ایک عظیم بشارت

۱۹۲۶ء کا واقعہ ہے کہ بنگالی احمدیوں نے بنگلہ زبان "احمدی" کے نام سے ایک رسالہ جاری کر رکھا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اس پرچہ کے نئے سال کے پہلے نمبر کے لئے جماعت احمدیہ بنگال کے نام ایک ولولہ انگیز پیغام دیا جس میں انہیں تبلیغ اسلام کی تحریک کرتے ہوئے یہ عظیم بشارت دی کہ:۔

"پنجاب بنگال سے ملنے کے لئے بے تاب ہے مگر اس کے راستے میں سد سکندری حائل ہے ہاں کفر کی دیوار اس کے اور بنگال کے درمیان کھڑی ہے وہ دیوار جسے پٹھانوں اور مغلوں کی چھ سو سالہ حکومت بھی توڑ نہیں سکی۔ اسلام نے اپنی نشو و نما کے لئے پنجاب اور بنگال کو چُنا تھا۔ .... مگر درمیانی علاقے خالی ہیں بادشاہتیں اس دیوار کو توڑ نہیں سکیں۔ لیکن وہ محبت کرنے والے دل اس روک کو اٹھانے میں ضرور کامیاب ہو جائیں گے اٹھو اے بھائیو! محبت سے پُر دلوں کو لے کر اٹھو.... اور خدا تعالیٰ کے پیغام کو اپنے ملک میں پھیلاتے ہوئے دریائے گنگا کے کنارے کنارے اس علاقہ کی طرف آجاؤ جہاں سے کہ آپ لوگوں کے آباء نے مشرق کا رُخ کیا تھا"

(الفضل ۱۸ر جون ۱۹۲۶ء صفحہ ۲)

آسمانی خبروں کا ایک حیرت انگیز ورق

اسلام کے زندہ اور آخری اور دائمی مذہب ہونے کی ناقابل تردید نشانی اور علامت یہ ہے کہ اب صرف بانی اسلام حضرت سید الانبیاء خاتم المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ادنیٰ چاکروں اور غلاموں پر ہی کلام الٰہی کے انوار و برکات قیامت تک نازل ہوں گے چنانچہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ایک عجیب خاصیت دیکھی ہے۔ جو کسی مذہب میں وہ مذہب اور طاقت نہیں وہ یہ کہ سچا پیرو اس کا مقامات ولایت تک پہنچ جاتا ہے۔ خدا اس کو نہ صرف اپنے قول سے مشرف کرتا ہے بلکہ اپنے فعل سے اس کو دکھلا دیتا ہے کہ میں وہی خدا ہوں جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا۔ تب اس کا ایمان بلندی میں دُور دُور تک ستاروں سے بھی آگے گذر جاتا ہے"

(چشمہ معرفت خاتمہ ص۶)

صداقت اسلام کے اس بے مثال پہلو کو مد نظر رکھتے ہوئے اب بطور نمونہ حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کے ایک پر اسرار الہام ربانی کا مطالعہ فرمائیے جو ۱۹ر فروری ۱۹۰۶ء کو نازل ہوا اور اخبار بدر (۲۳ر فروری ۱۹۰۶ء ص۲) اور الحکم ۲۴ر فروری ۱۹۰۶ء ص۱) میں شائع شدہ ہے۔ وہو ھذا۔

"عورت کی چال۔ ایلی ایلی لما سبقتانی بریّت۔ واذ عففت عن بنی اسرائیل یہ خیال گذرتا ہے واللہ اعلم کہ کوئی شخص زنانہ طور پر مکر کرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافتِ ثالثہ کے موجودہ دور میں ہماری ذمہ داریاں

(مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

یورپ اور مغربی افریقہ کے سفر کا ذکر قرآن مجید میں

آپ جانتے ہیں کہ اسلام کا سب سے بڑا دشمن دجال ہے۔ مغربی ممالک میں سارا یورپ اس کے زیر اثر ہے۔ اور افریقہ کا بیشتر حصہ اس کا شکار تھا۔ ان حالات میں غلبۂ اسلام کی تدابیر کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا آپ کے خلفاء کا سفر کرنے کا قرآن مجید میں ذکر ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے سفر کے بغیر اسلام کی حفاظت کامل نہیں ہو سکتی۔ یہ ذکر سورۃ کہف میں ہے جس میں اللہ تعالیٰ ذوالقرنین کی نسبت فرماتا ہے۔

حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَغۡرِبَ الشَّمۡسِ وَجَدَهَا تَغۡرُبُ فِىۡ عَيۡنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنۡدَهَا قَوۡمًا قُلۡنَا يٰذَا الۡقَرۡنَيۡنِ اِمَّاۤ اَنۡ تُعَذِّبَ وَاِمَّاۤ اَنۡ تَتَّخِذَ فِيۡهِمۡ حُسۡنًا

(سورۃ کہف آیت ۸۷)

یعنی ذوالقرنین ایک راستہ کی طرف چلا یہاں تک کہ وہ مغرب کے ملکوں میں پہنچ گیا اور دیکھا کہ یہ ممالک جہاں سورج ڈوبتا ہے ایک گدلے چشمہ کی طرح ہیں جس میں پانی تو ہے مگر بودار اور گندہ جو استعمال کے قابل نہیں رہا اور اس نے اس چشمہ کے پاس ایک قوم دیکھی جس کی نسبت ہم نے ذوالقرنین سے کہا تو ان کے متعلق کوئی فیصلہ کر یا تو یہ فیصلہ کر کہ یہ تباہ کر دیئے جائیں اور یا تو ان سے ایسا سلوک کر کہ ان کی حالت اچھی ہو جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ذوالقرنین آپ کا نام ہے اور گدلے چشمے سے مراد مسیحی تعلیم ہے جو پہلے تو خدا تعالیٰ کی طرف سے تھی مگر اب وہ خراب ہو گئی ہے اور استعمال کے قابل نہیں۔ مغرب کے لوگ اس چشمہ کے پاس ہیں یعنی اس گندی تعلیم کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور قرآن کریم کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ پس جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر کے مطابق ذوالقرنین آپ ہیں اور مغربی ممالک سے مراد وہ مغربی قومیں ہیں جو مسیحیت کے چشمہ پر ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود یا ان کے جانشین کو ان ممالک کا سفر کرنا ہوگا کیونکہ قرآن میں لکھا ہے فَاَتۡبَعَ سَبَبًا حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَغۡرِبَ الشَّمۡسِ ذوالقرنین ایسے ملک کی طرف گیا۔ جو مغرب میں تھا

پس یہ سفر قرآن کریم کی پیشگوئی کے مطابق تھا اور یہ سفر تبلیغ کے متعلق اصول طے کرنے اور علم حاصل کرنے کے لئے تھا کیونکہ آیت قرآنی میں یہ کہا گیا ہے کہ خواہ ان کی بھلائی کی تدبیر کر خواہ ان کو ہلاک کر۔ گویا اللہ نے اسے اختیار دیا ہے کہ وہ کامل غور کے بعد فیصلہ کرے پس یہ فیصلہ خلیفۂ وقت حالات دیکھ کر ہی کر سکتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سفر یورپ میں مغربی ممالک کو آنیوالے عذابوں سے متنبہ کیا اور افریقہ میں مسیحیت کے استعمار سے بچانے کے لئے بہترین اسکیمیں تیار کیں اور اس کی تکمیل کے لئے نصرت جہاں ریزرو فنڈ قائم فرمایا اور ڈاکٹروں اور پروفیسروں کو طلب فرمایا۔ اب یہ ہمارا کام ہے کہ ہم خلیفۂ وقت کے اس مبارک سفر کے ماتحت جو سکیمیں اس نے تیار کی ہیں ان میں اس کا ہاتھ بٹائیں اور اپنی جان مال جذبات و وطن کی قربانی پیش کریں کیونکہ اس کے بغیر غلبۂ اسلام کی فتح کے ہم حصہ دار نہ بن سکیں گے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اگر مبلغین اور واعظین کے ذریعہ بار بار جماعتوں کے کانوں میں یہ آواز پڑتی رہے کہ پانچ روپے کیا پانچ ہزار روپیہ کیا۔ پانچ ارب روپے کیا اگر ساری دنیا کی جانیں بھی خلیفہ کے حکم کے آگے قربان کر دی جائیں تو وہ بے حقیقت اور ناقابل ذکر چیز ہیں انہیں بار بار بتایا جائے کہ ساری برکت نظام میں ہے انہیں سمجھایا جائے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے نظام اٹھا لیتا ہے تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس قوم پر اپنی لعنت ڈالنا چاہتا ہے۔ اگر یہ باتیں ہر مرد ہر عورت ہر بچے ہر بوڑھے کے ذہن نشین کی جائیں اور ان کے دلوں پر ان کا نقش کیا جائے گا تو وہ ٹھوکریں جو عدم علم کی وجہ سے لوگ کھاتے ہیں کیوں کھائیں۔"

(تعلیم العقائد و الاعمال خطبات حضرت مصلح موعود صد ۶۳)

تیسری ذمہ داری یہ ہے کہ ہم کثرت سے تسبیح و تحمید میں لگے رہیں کیونکہ قرآن کریم نے فتح و نصرت کے زمانہ کے قریب آنے کے ساتھ اس کا حکم دیا ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ وَالۡفَتۡحُ وَرَاَيۡتَ النَّاسَ يَدۡخُلُوۡنَ فِىۡ دِيۡنِ اللّٰهِ اَفۡوَاجًا فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ وَاسۡتَغۡفِرۡهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا

یعنی جب اللہ کی فتح و نصرت آئے گی اور تو یہ نظارہ دیکھے گا کہ لوگ فوج در فوج خدا کے دین میں داخل ہو رہے ہیں تو اس موقعہ پر خدا کی حمد و تسبیح کر اور استغفار کر کہ خدا رجوع برحمت ہونے والا ہے۔

قوم کے بڑھاؤ کے ساتھ عدم تربیت کا خطرہ بڑھ جاتا ہے اس لئے خدا نے ہمیں یہ حکم دیا اور اسی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہر فرد جماعت پر تسبیح و تحمید اور استغفار کو لازم قرار دیا ہے۔ سو ہمیں چاہیئے کہ ہم اس طرف سے ہرگز غفلت نہ برتیں کیونکہ ہمارا یہ فعل ہم کو خدا کی معرفت اور اس کا قرب عطا کرے گا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

"اگر وہ (جماعت کے لوگ اور علماء) قلب کی اصلاح کریں اور لوگوں کے دلوں میں عرفان اور اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کر دیں تو کروڑوں کروڑ لوگ احمدیت میں داخل ہونے لگ جائیں گے اور اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ وَالۡفَتۡحُ اگر تبلیغ کے ذریعہ تم اپنے مذہب کی اشاعت کرو گے تو ایک ایک دو دو کر کے لوگ تمہاری طرف آئیں گے لیکن اگر تم استغفار اور تسبیح کرو اور اپنی جماعت سے گناہ دور کر دو تو پھر فوج در فوج لوگ آئیں گے۔ اور تمہارے اندر شامل ہو جائیں گے۔"

(خطبات تعلیم العقائد صد ۲۶)

چوتھی ذمہ داری یہ ہے کہ ہم غلبۂ اسلام کے لئے دعاؤں میں لگ جائیں کہ بغیر دعا یہ منزل طے نہ ہوگی اور یاد رکھیئے کہ دعا کی توفیق بھی خدا کے فضل سے ملتی ہے اور اس کا بڑا ذریعہ یہ ہے کہ ہم اپنے تمام مقاصد کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بار بار دعا کے لئے لکھیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ "منصب خلافت" صد ۳۲ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ جب کسی کو منصب خلافت پر سرفراز فرماتا ہے تو اس کی دعاؤں کی قبولیت بڑھا دیتا ہے کیونکہ اگر اس کی دعائیں قبول نہ ہوں تو پھر اس کے اپنے انتخاب کی ہتک ہے۔"

بالآخر میں اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ اے قادر و توانا ہمارے پیارے امام کو کام کرنے والی صحت والی لمبی عمر عطا فرما اور ہم کو ایسی فرمانبرداری کی توفیق عطا فرما کہ ہم سے ہر ایک حضور کا عضو بن جائے۔ جو آپ کے ارادے کے ساتھ ہی آپ کی منشاء کے مطابق حرکت میں آجائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر دے۔ آمین۔

درخواست دعا

سید محمد محسن صاحب محلہ دارالرحمت شرقی بعارضہ ہارٹ اٹیک زیر علاج ہیں احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

حافظ سلیم احمد اٹاوی
دارالصدر ربوہ

صد ۳ سے آگے۔ یعنی مرد میدان بن کر کارروائی نہ کرے بلکہ چھپ کر عورتوں کی طرح نقصان پہنچانا چاہے جس کا نتیجہ آخر بزدلی ثابت ہو۔ مگر یہ صرف اجتہادی رائے ہے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے اس کے کیا معنے ہیں۔ ایک مردوں کی چال ہوتی ہے اور ایک زنانہ چال ہوتی ہے جو گمنام ہو کر کوئی بدی کرتا ہے یا عورت کی طرح چھپ کر کوئی حملہ کرتا ہے اور آخری فقرے کے یہ معنے ہیں کہ فرعون کے شر سے ہم نے بنی اسرائیل کو بچا لیا۔"

(تذکرہ طبع سوم صد ۵۹۶ - ۵۹۷)

اگر ان آسمانی فیصلوں کے زمین پر عملی نفاذ کا وقت شروع ہو چکا ہے یا عنقریب آنے والا ہے تو ہمیں جناب الٰہی میں نہایت تضرع، الحاح رقت اور زاری کے ساتھ دعائیں کرنی چاہئیں کہ معرکہ حق و باطل میں دین محمد کو شاندار اور عالمگیر غلبہ نصیب ہو اور فرعونی طاقتیں ہمیشہ کے لئے پاش پاش ہو جائیں۔ آمین

اس دین کی شان و شوکت یارب مجھے دکھا دے
سب جھوٹے دین مٹا دے میری دعا یہی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط نمبر ۳

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ

سلطان احمد پیر کوٹی

آپ کی ذات والاصفات کی رحلت پر حضور کو آپ جیسے قادر الکلام اور خدمت دین کرنے والے علماء پیدا کرنے کا خیال آیا اور اس غرض سے ۷ جنوری ۱۹۰۶ء کو مدرسہ احمدیہ کی بنیاد پڑی الہام الٰہی کے نتیجہ میں قائم ہونے والے بہشتی مقبرہ قادیان میں پہلی میت جو دفن ہوئی وہ آپ ہی کی تھی۔ ایک درجن کے قریب رؤیا میں آپ کا ذکر ہے۔ حضور کے کئی نشانات کے آپ عینی شاہد ہیں۔ الہام الٰہی "دو شہتیر ٹوٹ گئے" میں ایک شہتیر آپ کو قرار دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ بھی آپ کو ان گنت خصوصیات حاصل تھیں۔

زلزلہ کانگڑہ سے قبل آپ کو کثرت پیشاب کا شدید عارضہ ہو گیا تھا جو آپ کی شب و روز کی قلمی اور علمی مصروفیات کا نتیجہ تھا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کی برکت سے اس میں افاقہ ہو گیا۔ ۱۷ اگست ۱۹۰۵ء کو آپ کی پشت پر دونوں کندھوں کے درمیان ایک پھنسی نکل آئی۔ جس نے بعد میں کاربنکل کی شکل اختیار کر لی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان دنوں آپ کی صحت کے لئے بہت دعائیں کیں حضور نے کئی راتیں جاگتے گذار دیں ان دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو شفا عطا فرمائی حالانکہ ذیابیطس کا مریض کاربنکل کا شکار ہو جائے تو اس کا بچنا مشکل ہوتا ہے۔ ۴ ستمبر ۱۹۰۵ء کو ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے آپ کا بڑا اپریشن کیا جس کے نتیجہ میں آپکے ہاتھ پاؤں سرد ہو گئے نبض قریباً رک گئی۔ حضور نے آپ کے لئے مشک بھجوایا اور دعاؤں میں لگ گئے ان دعاؤں کے نتیجہ میں آپ کی نبض مضبوط ہو گئی یکم اکتوبر ۱۹۰۵ء کو آپ پر غشی کی کیفیت طاری ہو گئی۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دوا اور دعا کے نتیجہ میں یہ کیفیت جاتی رہی آپ کو کاربنکل سے بالکل شفا ہو گئی حضور نے اس موقع پر فرمایا کہ میں نے مولوی صاحب موصوف کے متعلق بارگاہ خداوندی میں شفاعت کی تھی اور عرض کیا تھا خداوندا یہ میرا دوست ہے اور یہ شفاعت منظور ہوئی

لیکن حضور کے بعض الہامات میں آپکی موت کی خبر دی گئی تھی اور آپ کی وفات تقدیر مبرم تھی جو ٹل نہیں سکتی تھی اسلئے گو کاربنکل سے آپ کو شفا ہو گئی لیکن اس کے بعد آپ پر ذات الجنب کا حملہ ہوا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ اور آپ ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو بروز چہارشنبہ بعد نماز عصر اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۱۲ اکتوبر کو قبل دوپہر آپ کی نعش کو امانتاً دفن کیا گیا اور اسی سال ۲۷ دسمبر کی صبح کو دس بجے صبح کے قریب نماز جنازہ کے بعد آپ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کی وفات پر ایک دردناک مرثیہ لکھا جو آپ کے مزار مبارک کی لوح پر آج تک موجود ہے وہ مرثیہ یہ ہے۔ ؎

کے تواں کردن شمارِ خوبیٔ عبدالکریم
آنکہ جاں داد از شجاعت بر صراطِ مستقیم
حامیٔ دیں آنکہ یزداں نام او لیڈر نہاد
عارفِ اسرارِ حق گنجینۂ دینِ قویم
صدق در زید و بصدقِ کامل و اخلاصِ خویش
مورد رحمت شد اندر درگہ ربِّ علیم
گرچہ جنس نیکواں ایں چرخ بسیار آورد
کم بزاید مادرے با ایں صفا دُرِّ یتیم
مدتے در آتش نیچر فرو افتادہ بود
ایں کرامت بیں کہ از آتش برون آید سلیم
زیں عجب تر آنکہ او در صحبتم در چند روز
مظہر اسرارِ حق شد عارفِ رازِ قدیم
گوہرش چوں آب و تابے داشت از فہم رسا
ہرچہ ما گفتیم داخل شد دراں طبعِ فہیم
دل بدرد آمد ازیں ہجرانِ چنیں یکرنگ دوست
لیک خوشنودیم بر فضلِ خداوندِ کریم
آہ روزِ چارشنبہ بود بر ما سخت تر
ز آتش سوزاں چو ز ما شد جدا یارِ صمیم
داغِ ہجراں داد در ہفت و چہل از عمر خویش
ماہ شعباں بود چوں پیش آمد ایں فزعِ الیم
ایں صدی کو بدر را ماند باوصافِ کمال
بود ز بست و سوم در وقتِ ایں حشرِ عظیم
مذہبش چوں بود اخلاص و وفا و اتقا
شد وصالش ہم دریں تاریخ از فضلِ حکیم
اے خدا بر تربتِ او بارشِ رحمت ببار
داخلش کن از کمالِ فضل در بیت النعیم
نیز ما را از بلا ہائے زماں محفوظ دار
تکیہ گاہِ ما توئی اے قادر و ربِّ رحیم آمین

ترجمہ:۔

عبدالکریم کی خوبیاں کیونکر گنی جا سکتی ہیں جس نے شجاعت کے ساتھ صراط مستقیم پر جان دی۔

وہ جو دین اسلام کا حامی تھا اور جس کا خدا نے لیڈر نام رکھا تھا وہ خدائی اسرار کا عارف تھا اور دین متین کا خزانہ

اس نے صدق اختیار کر لیا تھا اور اپنے اخلاص اور کامل صدق کی وجہ سے رب علیم کی درگاہ میں رحمت کا مورد بن گیا تھا

اگرچہ آسمان نیکوں کی جماعت بکثرت لاتا رہتا ہے مگر ایسا شفاف اور قیمتی موتی ماں بہت کم جنا کرتی ہے۔

ایک مدت تک وہ نیچریت کی آگ میں پڑا رہا مگر اس کی یہ کرامت دیکھ کہ آگ سے سلامت نکل آیا۔

اس سے بھی عجیب تر یہ بات ہے کہ میری چند روز کی صحبت میں اسرار الٰہی کا مظہر اور ازلی رازوں کا عارف ہو گیا تھا۔

اس کی فطرت چونکہ فہم رسا کی آب و تاب رکھتی تھی اسلئے جو کچھ بھی ہم کہتے تھے وہ اس ذیرک طبیعت میں داخل ہو جاتا تھا۔

ایسے یک رنگ دوست کی جدائی دل کو تکلیف دہ ہے لیکن ہم اپنے مہربان خدا کے فضل پر راضی ہیں۔

آہ بدھ کا دن ہم پر بہت سخت تھا جلانے والی آگ سے بھی جب ہمارا دلی دوست ہم سے جدا ہو گیا۔ اس نے اپنی عمر کے سینتالیسویں سال میں ہم کو جدائی کا داغ دیا۔ شعبان کا مہینہ تھا۔ جب یہ دردناک مصیبت پیش آئی یہ صدی جو اپنے کمالات کے باعث بدر سے مشابہ ہے اس قیامت کبریٰ کے وقت اس صدی کا تیئسواں سال تھا چونکہ اس کا مذہب اخلاص۔ وفا اور تقویٰ تھا اس لئے اس کا وصال بھی خدا کے فضل سے اسی تاریخ کو ہوا۔ اے خدا اس کی قبر پر رحمت کی بارش نازل فرما اور نہایت درجہ فضل کے ساتھ جنت میں داخل کر دے۔ نیز ہمیں زمانہ کی بلاؤں سے محفوظ رکھ اسلئے قادر اور رحیم تو ہی ہمارا آسرا ہے

حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ کی تالیفات کے نام درج ذیل ہیں

۱۔ لیکچر گناہ ۲۔ حضرت مسیح موعود نے کیا اصلاح اور تجدید کی ۳۔ سیرت مسیح موعود ۴۔ اثبات خلافت شیخین ۵۔ خلافت راشدہ حصہ اول ۶۔ القول الفصیح فی اثبات حقیقۃ المسیح ۷۔ دعوۃ الندوہ ۸۔ خطبات کریمیہ ۹ الفرقان (خلافت راشدہ حصہ دوم)

ثانی الذکر تالیف کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

"میں چاہتا ہوں کہ ہمارے سب دوست اسے ضرور پڑھیں اس لئے کہ اس میں بہت سے نکات لطیفہ ہیں اور یہ نمونہ ہے ایک شخص کی قوت تقریر کا اور اس منوال پر خصوصاً ہماری جماعت کو مقرر بننے کی کوشش کرنی چاہیئے۔"

(الحکم جلد ۱۰ ص ۲۵)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقاریر اور تحریرات سے بعض اقتباسات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ ان اقتباسات سے حضرت مولوی صاحب کی سیرت پر روشنی پڑتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"مولوی صاحب اس عاجز کے یک رنگ دوست ہیں اور مجھ سے ایک سچی اور زندہ محبت رکھتے ہیں اور اپنے اوقات عزیزہ کا اکثر حصہ انہوں نے تائید دین کے لئے وقف کر رکھا ہے ان کے بیان میں ایک اثر ڈالنے والا جوش ہے۔ اخلاص کی برکت اور نور ایمان ان کے چہرہ سے ظاہر ہے۔ میری تعلیم کی اکثر باتوں سے وہ متفق الرائے ہیں مگر میرا خیال ہے کہ شاید بعض سے نہیں۔ لیکن اخویم مولوی حکیم نور الدین صاحب کے انوار صحبت نے بہت سا نورانی اثر ان کے دل پر ڈالا ہے اور نیچریت کی اکثر خشک باتوں سے وہ بیزار ہوتے جاتے ہیں اور درحقیقت میں بھی اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ الٰہی کتاب کے واقعی اور سچے منشاء کے مخالف نیچر کے ایسے تابع ہو جائیں کہ گویا کامل ہادی ہمارا وہی ہے۔ میں ایسے حصہ نیچریت کو قبول کرتا ہوں جس کو میں دیکھتا ہوں کہ جیسے مولیٰ اور ہادی نے اپنی کتاب قرآن کریم میں اس کو قبول کر لیا ہے اور سنت اللہ کے نام سے اس کو یاد کیا ہے میں اپنے خداوند کو کامل طور پر قادر مطلق سمجھتا ہوں اور اس بات پر ایمان لا چکا ہوں کہ وہ جو چاہتا ہے کر دکھاتا ہے اور اس ایمان کی برکت سے میری معرفت زیادت میں ہے اور محبت ترقی میں۔ مجھے بچوں کا ایمان پسند آتا ہے اور فلسفیوں کے بودے ایمان سے میں متنفر ہوں مجھے یقین ہے کہ مولوی صاحب اپنی محبت کے پاک جذبات کی وجہ سے اور بھی ہم رنگی میں ترقی کریں گے اور اپنے بعض معلومات میں نظر ثانی فرمائیں گے۔"

(ازالہ اوہام ص ۸۲۳-۸۲۷)

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصار اللہ لاہور کا خصوصی اجتماع

خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ لاہور کو سال ۱۳۴۹ہش میں تمام مجالس انصار اللہ میں کارکردگی کے لحاظ سے اول آنے پر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی سفارش پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے گزشتہ جلسہ سالانہ پر علم انعامی عطا فرمایا تھا۔ اس انعام پر اللہ کا شکر ادا کرنے اور اپنی خوشی کے اظہار کے لئے مجلس انصار اللہ لاہور نے ۱۱؍ ہجرت (اتوار) کو مسجد احمدیہ دارالذکر لاہور میں ایک تقریب خاص منعقد کی گئی۔ عطیہ جات فراہم کئے گئے۔ اس تقریب میں مجلس مرکزیہ کی طرف سے مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری قائمقام صدر مجلس کی قیادت میں مندرجہ ذیل نمائندگان مجلس مرکزیہ پر مشتمل ایک وفد نے شرکت فرمائی۔ محترم محبوب عالم صاحب خالد قائد عمومی محترم شیخ مبارک احمد صاحب قائد تربیت محترم نسیم سیفی صاحب قائد تجنید محترم پروفیسر حبیب اللہ صاحب قائد تعلیم محترم ملک محمد رفیق صاحب قائد مال۔ محترم محمد اسماعیل صاحب منیر نائب قائد اصلاح و ارشاد مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب سیکرٹری برائے صدر۔ جلسہ کی کارروائی صبح ۱۰ بجے چوہدری فتح محمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کی صدارت میں شروع ہوئی تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ لاہور نے عہد دہرایا۔ اس کے بعد مکرم مولوی نعیم احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ لاہور نے درس قرآن کریم اور مکرم مولوی اسماعیل صاحب منیر نے درس حدیث دیا ۱۱ بجے کے قریب قائمقام صدر محترم اور قائدین مرکزیہ جلسہ میں تشریف لائے۔ اور جلسہ کی کارروائی قائمقام صدر محترم کی صدارت میں جاری رکھی گئی۔ درس حدیث کے بعد ملک سلطان احمد صاحب معلم وقف جدید نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سنائے۔ ازاں بعد صدر محترم نے احباب کو خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا۔ یہ تقریب مجلس لاہور کو علم انعامی ملنے پر خوشی کے اظہار کے لئے کی گئی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ پہلے سے بہتر کام کرنے کا مصمم ارادہ بھی ہونا چاہیئے یہ انعامات مسابقت کی روح پیدا کرنے کے لئے مقرر ہیں۔ اس سال مجلس لاہور کے ساتھ ساتھ دوسری مجالس بھی اس مسابقت کی دوڑ میں جوش سے شامل ہیں۔ اسلئے مجلس لاہور کو پہلے سے بہتر کارکردگی کی ضرورت ہے۔

صاحب صدر کے خطاب کے بعد زعیم اعلیٰ صاحب نے مختصر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ علم انعامی ملنے پر جہاں ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں وہاں ساتھ ہی عزم کرتے ہیں کہ انشاء اللہ اس سال بھی ہم تمام مجالس سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس نیک ارادے میں کامیاب کرے۔

زعیم اعلیٰ صاحب کے خطاب کے بعد ملک عبدالجلیل عشرت نائب زعیم اعلیٰ اول نے پہلے سالانہ رپورٹ کارگزاری مجلس انصار اللہ لاہور بابت ۱۳۴۹ہش (۱۹۷۰ء) کا خلاصہ سنایا ۱۳۵۰ہش (۱۹۷۱ء) کی پہلی سہ ماہی کی کارگزاری رپورٹ اعداد و شمار کے ساتھ پیش کی۔

اس کے بعد قائدین مرکزیہ جو اس موقعہ پر لاہور تشریف لائے تھے نے اپنے اپنے شعبہ کا پروگرام انصار اللہ کے سامنے رکھا اور اس پر پوری طرح عمل کرنے کی تلقین فرمائی جس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

جماعتیں جائزہ لیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جن اغراض کو مد نظر رکھ کر نصرت جہاں ریزرو فنڈ کا قیام فرمایا تھا اور اس کے لئے جو پروگرام تجویز فرمایا اس کے مطابق کام پوری سرگرمی سے شروع ہو چکا ہے پاکستان کی جماعتہائے احمدیہ کا فرض ہے کہ وہ اس الٰہی تحریک کے لئے زیادہ سے زیادہ فنڈز مہیا کریں۔ پس جملہ انجمنوں کے امراء۔ صاحبان اور سیکرٹریوں سے التماس ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کا جائزہ لیں اور

ا۔ جن مخلصین نے وعدہ جات لکھوائے ہیں لیکن صف اول و سوئم کی صورت میں وعدہ کا ۲/۵ اور صف دوم کی صورت میں ۱/۲ ادا نہیں کیا۔ ان سے وصولی کر کے رقوم مرکز کو بھجوا دیں۔

ب۔ صف دوم اور صف سوم کے جن احباب کو اللہ تعالیٰ نے توفیق اور ہمت عطا فرمائی وہ اوپر کی صف میں آئیں اور اس کی اطلاع مرکز کو دی جائے۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

ضروری اعلان

کریم بخش صاحب رند سابق ملازم مسجد اقصیٰ کو بد دیانتی کی بناء پر ملازمت سے خارج کر دیا گیا تھا۔ مذکور اب مختلف جماعتوں میں جا کر گمراہ کن پراپیگنڈہ کر کے شر انگیزی کر رہے ہیں احباب ان سے محتاط رہیں۔

(ناظر امور عامہ۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

حجاج کیلئے درخواست دعا

جن افراد نے امسال حج کا مبارک فریضہ ادا کیا ہے اُن کی پانچویں قسط بغرض دعا شائع کی جا رہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں مولیٰ کریم یہ عبادت قبول فرمائے۔

۱۔ فاطمہ حنیفہ صاحبہ U.S.A
۲۔ محترمہ نقلہ صاحبہ بنت لطیف قمار ،،
۳۔ فضل الدین صاحب گیمبیا
۴۔ عزیز احمد صاحب مغربی جرمنی
۵۔ نسیم فرحت صاحبہ ،،
۶۔ ناصرہ بنت فضل الٰہی صاحب کینیا
۷۔ نفیسہ ،، ،، ،،
۸۔ بشریٰ مبارکہ عبدالمجید بٹ ،،
۹۔ عابدہ خانم ،، ،،
۱۰۔ کلثوم دختر عبدالخالق بٹ ،،

(ناظر اصلاح و ارشاد)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا بھانجہ سلطان احمد ابن محمد سعید صاحب زرگر پیر محل میں بہت سخت بیمار ہے اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

شیخ مجیب اللہ نصرت آرٹ پریس گولبازار ربوہ

۲۔ میری والدہ گزشتہ ۲۰ روز سے بندش پیشاب اور گردہ میں تکلیف سے شدید بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ کو صحت کاملہ عطا کرے۔

نورالحق مظہر مغلپورہ لاہور

۳۔ میری اہلیہ صاحبہ امسال (B.Ed) سندھ یونیورسٹی حیدرآباد سے امتحان دے رہی ہیں۔ چھوٹے چھوٹے بچوں کا ساتھ ہے اکثر و بیشتر کوئی نہ کوئی عارضہ رہتا ہے۔ ذیابیطس ہے اور سردرد کی شکایت ہے ٹانگ میں درد وغیرہ بھی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کامل دے اور امتحان میں کامیابی ہو۔

(محمد شفیع بھٹی اوورسیر دعوت کالونی حیدرآباد سندھ)

"قائدین خدام الاحمدیہ ماہ اپریل کا چندہ بیس تاریخ تک ضرور مرکز کو ارسال فرماویں" (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

سو فی صدی ادائیگی کرنے والوں کی فہرست

۲۲۴	مکرم شیخ عبدالحمید صاحب مزنگ پرانی انارکلی لاہور	۵۰۰	روپے
۲۲۵	محترمہ مبارکہ شوکت صاحبہ منجانب میاں ناصر علی مرحوم "	۵۰۰	روپے
۲۲۶	خالہ صاحب حاجی شیخ محمد عبداللہ صاحب کینال پارک "	۵۰۰	روپے
۲۲۷	قاضی محمد اسلم صاحب کینال پارک گلبرگ لاہور	۵۰۰	روپے
۲۲۸	ایس جی یزدانی صاحب مع اہل وعیال "	۵۰۰	روپے
۲۲۹	مجید احمد صاحب بٹ کینال پارک گلبرگ "	۵۰۰	"
۲۳۰	محترمہ اشرف بیگم صاحبہ اہلیہ محمد افضل مخدوم "	۵۰۰	"
۲۳۱	ملک نورالدین صاحب شاہدرہ گلی ککے زئیاں "	۱،۰۰۰	"
۲۳۲	محترمہ حبیبہ قدسیہ اہلیہ مسعود احمد صاحب قریشی منجانب والد مرحوم دستگیر کالونی کراچی	۵۰۰	"
۲۳۳	حبیبہ قدسیہ اہلیہ مسعود احمد صاحب قریشی خود کراچی	۵۰۰	"
۲۳۴	وسیم احمد صاحب ابن چوہدری خورشید احمد صاحب نیو ٹاؤن کراچی	۵۰۰	"
۲۳۵	شریف احمد صاحب حلقہ صدر کراچی	۱۰۰۰	"
۲۳۶	محترمہ نصرت آراء بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری احمد مختار صاحب کراچی	۵۰۰	"
۲۳۷	ملک بشارت احمد صاحب منجانب والد صاحب ملک غلام احمد مرحوم مہتاب بیگم صاحبزادہ کراچی	۵۰۰	"
۲۳۸	سید ناصر ارتضیٰ صاحب منجانب والد صاحب مرحوم سولجر بازار کراچی	۵۰۰	"
۲۳۹	سید ناصر ارتضیٰ صاحب منجانب والدہ صاحبہ مبارکہ سلطانہ و ہمشیرہ صاحبہ "	۵۰۰	"
۲۴۰	ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب رانجھا مرحوم منجانب اہلیہ صاحبہ سولجر بازار کراچی	۵۰۰	"
۲۴۰	راجہ ناصر احمد صاحب ڈرگ روڈ، کالونی کراچی	۵۵۰	"
۲۴۲	کیپٹن خلیل احمد صاحب ناصر ابن ڈاکٹر نذیر احمد صاحب دارالصدر غربی	۵۰۰	"
۲۴۳	حاجی رحمت اللہ صاحب چک ۲۰۵/ر۔ب۔ لائل پور	۵۰۰	"
۲۴۴	محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ بیگم میاں عبدالسمیع قمر لائل پور	۵۰۰	"
۲۴۵	چوہدری محمد اقبال صاحب صابن والے جھنگ شہر	۵۰۰	"
۲۴۶	میاں ناصر علی صاحب جھنگ شہر	۵۰۰	"
۲۴۷	چوہدری محمد شفیع صاحب مع اہل وعیال و والدین	۱۰۰۰	"
۲۴۸	عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو عبدالرحمن مرحوم مع والدین و خاوند	۵۰۰	"
۲۴۹	ماسٹر محمد نورالٰہی صاحب ریٹائرڈ چنیوٹ حال نونگووال	۵۰۰	"
۲۵۰	راجہ ناصر احمد صاحب پیپلز کالونی لائل پور شہر	۵۰۰	"
۲۵۱	محترمہ سردار بیگم صاحبہ مع خاندان چک ۶۸ ج ب لائل پور	۵۰۰	"
۲۵۲	محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ معرفت سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گوجرہ	۵۰۰	"
۲۵۳	ڈاکٹر عبدالسلام صاحب، ڈپٹی اسسٹنٹ سرجن کھرڑیانوالہ	۵۰۰	"
۲۵۴	مولوی جلال الدین صاحب چک ۲۸۷/ج ب	۵۰۰	"
۲۵۵	تراب علی صاحب مع والدین سرگودھا شہر	۵۰۰	"
۲۵۶	لیڈی ڈاکٹر فائقہ شیخ سرگودھا شہر	۵۰۰	"
۲۵۷	نذیر احمد ساجد صاحب سرگودھا چھاؤنی	۵۰۰	"
۲۵۸	میجر غلام حسین صاحب ریمائونٹ ڈپو سرگودھا شہر	۵۰۰	"
۲۵۹	محترمہ معصومہ بیگم مرحومہ و مبارکہ بیگم صاحبہ بیان ڈاکٹر محمد جی صاحب سرگودھا شہر	۵۰۰	"
۲۶۰	منور احمد صاحب اختر سرگودھا چھاؤنی	۵۰۰	"
۲۶۱	سکواڈرن لیڈر اے آر احمد صاحب سرگودھا چھاؤنی	۵۰۰	"
۲۶۲	عبدالرحیم خان صاحب پنشنر قانون گو مع اہل وعیال۔ خوشاب	۵۰۰	"
۲۶۳	چوہدری عبدالعزیز صاحب چک ۹۹ شمالی	۵۰۰	"
۲۶۴	لجنہ اماء اللہ چک ۸۸ سرگودھا	۱۰۰۰	"
۲۶۵	محمد اسماعیل صاحب مرحوم برادر اکبر سیالکوٹ شہر	۶۰۰	"
۲۶۶	ڈاکٹر فضل احمد صاحب مع اہلیہ صاحبہ	۶۰۰	"
۲۶۷	میاں غلام محمد صاحب ڈار (۵۰۰/- + والدہ ۲۱۰/-) سیالکوٹ شہر	۷۱۰	"

(باقی)

حضرت ڈاکٹر شیخ احمد دین صاحب رضی اللہ عنہ

آپ ۱۷ جنوری ۱۸۹۵ء کو بمقام وڈالہ بانگر ضلع گورداسپور پیدا ہوئے۔ ۱۲ سال کی عمر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کرکے صحابی ہونے کا فخر حاصل کیا۔ تعلیم کے دوران اور اس کے بعد تمام زندگی خدمتِ دین میں مصروف رہے، ملکانہ کی تحریک شدھی میں جماعت کی طرف سے مقابلہ کے لئے گئے۔ ایک طویل عرصہ تک سندھ پراونشل انجمن احمدیہ کے سیکرٹری تعلیم و تربیت اور پھر سیکرٹری تبلیغ رہے۔ سندھ پراونشل انجمن احمدیہ کے قیام سے اخیر تک اس میں شامل رہے اور جب اس کی بجائے ڈویژنل انجمن قائم ہوئی تو عرصہ تک حیدر آباد ڈویژن کے امیر رہے، محمود آباد۔ نصرت آباد اور کنری کی جماعتوں میں ایک عرصہ تک صدر اور امیر رہے، ڈویژنل قاضی بھی ایک عرصہ تک رہے اور بہت سے مقدمات کا باحسن طریق فیصلہ فرمایا۔

آپ کا حلقۂ احباب اور دسترخوان بہت وسیع تھا۔ آپ ۱۹۲۶ء سے موصی تھے اور ۱/۷ کی وصیت کی ہوئی تھی۔

آپ نے سندھ میں ایک عرصہ سے ڈاکٹر کے طور پر کام کرتے تھے۔ لوگ بڑی دور دور سے آپ کے پاس علاج کے لئے آیا کرتے تھے۔ غیر احمدی اور غیر مسلم جب شہر میں آتے تو پوچھتے کہ قادیانی ڈاکٹر کی دکان کونسی ہے یعنی آپ سندھ میں اس نام سے مشہور تھے۔ آپ کی ڈسپنسری ڈسپنسری سے زیادہ دارالتبلیغ تھی۔ آپ دن رات کا اکثر حصہ تبلیغ اور احباب جماعت کی تربیت کے کاموں میں صرف کرتے۔

آپ کی صحت ایک عرصہ سے خراب چلی آرہی تھی۔ لیکن گزشتہ سال سے زیادہ خراب رہنے لگی تھی اور گزشتہ تین ہفتے سے تو طبیعت بہت زیادہ خراب ہوگئی تھی اور اور جناح ہسپتال کراچی میں داخل تھے۔ جہاں بہترین علاج و معالجہ کے باوجود صحت نہ ہوسکی اور ۱۶ شہادت ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۶ اپریل ۱۹۷۱ء بروز جمعۃ المبارک بوقت ۸ بجے صبح اپنے بلانے والے کے حضور میں حاضر ہوگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ کا جنازہ جمعہ کی نماز کے بعد کراچی احمدیہ ہال میں پڑھایا گیا اور اگلے روز ربوہ پہنچا جہاں حضور کے ارشاد کے مطابق محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور آپ بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔

دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے درجات بلند کرے اور ہم پسماندگان کو آپ کے نقش قدم پر چلنے اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ (شیخ نصیر احمد ابن ڈاکٹر احمد دین صاحب مرحوم۔ کراچی)

ماہنامہ تحریک جدید

امید ہے کہ ماہنامہ تحریک جدید کا اپریل کا شمارہ اب تک تمام خریدار احباب کو مل چکا ہوگا۔ ہماری آپ سے درخواست ہے کہ اس پرچے کو خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھائیں۔ لائبریریوں کے نام لگوائیں۔ یا اپنے غیر از جماعت دوستوں کو سال بھر کے پرچوں کا تحفہ دیں۔ چندہ صرف ۲/- روپے ہے۔ یعنی سال بھر کے لئے (بارہ پرچے جن میں ایک سالنامہ بھی شامل ہوتا ہے) صرف دو روپے۔ پرچے کے متعلق آپ کی آراء ہماری رہنمائی کا باعث بنتی ہیں۔ اور ہم شکریہ کے ساتھ ان پر غور کرتے ہیں۔ لیکن اپنی رائے بھیجتے وقت یہ مدنظر رہے کہ اس پرچہ کی اشاعت کا اصل مقصد تحریک جدید کے کام کو اجاگر کرنا ہے اور اس طرح اسلام اور ادیانِ باطلہ کے مقابلہ میں اسلام کی نمایاں کامیابی کو پیش کرکے مزید خدمتگارانِ اسلام تیار کرنا ہے۔

پرچے کا سالانہ چندہ آپ اپنی جماعت میں بھی ادا کرسکتے ہیں

(مینیجنگ ایڈیٹر)

قابلِ فروخت

ایک کوٹھی واقعہ محلہ دارالصدر غربی ربوہ جو نصرت گرلز ہائی سکول کے بالکل قریب ہے قابل فروخت ہے نیز زرعی اراضی ربوہ کے قریب

۲۰۰ ایکڑ

بھی قابل فروخت ہے زمین پر ٹیوب ویل نصب ہیں خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کریں۔

چوہدری عبداللطیف فیکٹری ایریا ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کامل محبت کی علامت یہ ہے کہ انسان خدا کی خاطر ہر ایک چیز کو قربان کر دے

اگر اس بات کے لئے وہ تیار نہیں تو منہ کی باتیں اس کے لئے کچھ بھی مفید نہیں۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ کے دو معنے ہیں۔ ایک تو یہ کہ مومن مشرکوں کی نسبت خدا تعالیٰ سے زیادہ محبت کرتے ہیں یعنی جو محبت مشرکوں کو خدا تعالیٰ سے ہے اُس سے بہت زیادہ محبت مومن اپنے خدا سے کرتے ہیں یا مشرک اپنے بتوں سے جو محبت کرتے ہیں اس سے بہت زیادہ محبت مومن خدا تعالیٰ سے کرتے کرتے ہیں اور دوسرے معنے یہ ہیں کہ مومن خدا تعالیٰ کے سوا دوسری چیزوں سے جو محبت کرتے ہیں ان تمام چیزوں کی محبت کی نسبت وہ خدا تعالیٰ سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں۔ اور اگر دونوں محبتوں کا مقابلہ ہو جائے تو خدا تعالیٰ کی محبت کا پہلو ہمیشہ بھاری ہوتا ہے۔ قرآن کریم نے ایک دوسرے مقام پر اس محبت کی ان الفاظ میں تشریح بیان فرمائی ہے کہ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۣاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ (توبہ آیت ۲۴) یعنی کہہ دے کہ اگر تمہارے باپ دادا اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں یا تمہارے خاوند اور تمہارے رشتہ دار اور تمہارے اموال جو تم نے کمائے ہیں اور تجارت جس کے بگڑ جانے سے تم ڈرتے ہو اور گھر جنہیں تم پسند کرتے ہو خدا اور اس کے رسول سے اور خدا کے راستہ میں جہاد کرنے سے تمہیں زیادہ پیارے ہیں تو تم کو خدا سے کوئی محبت نہیں تب تم اللہ تعالیٰ کے عذاب کا انتظار کرو اور خدا تعالیٰ ایسے نافرمانوں کو کبھی اپنا راستہ نہیں دکھاتا یعنی کامل محبت کی علامت یہ ہے کہ انسان اس کی خاطر ہر ایک چیز کو قربان کر دے اگر اس بات کے لئے وہ تیار نہیں تو منہ کی باتیں اس کے لئے کچھ بھی مفید نہیں۔ یوں تو ہر شخص کہہ دیتا ہے کہ مجھے خدا سے محبت ہے اور اس کے رسول سے محبت ہے بلکہ مسلمان کہلانے والا کوئی بھی شخص نہیں ہوگا جو یہ کہتا ہو کہ مجھے خدا اور اس کے رسول سے محبت نہیں ہے مگر دیکھنا یہ ہے کہ اس اقرار کا اثر اس کے اعمال پر اس کے جوارح پر اور اس کے اقوال پر کیا پڑتا ہے وہ لوگ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اپنے آپ کو سرشار بتاتے ہیں اور آپ کی تعریف میں نعتیں پڑھتے اور سنتے رہتے ہیں بلکہ بعض دفعہ تو خود بھی نعتیں کہتے ہیں آپ کے احکام کی فرمانبرداری کی طرف ان کو کچھ بھی توجہ نہیں ہوتی وہ خدا تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ تو کرتے ہیں لیکن اس سے ملنے کے لئے کوئی کوشش نہیں کرتے ہم دیکھتے ہیں کہ اگر کسی کا کوئی عزیز آ جائے تو وہ سو کام چھوڑ کر اس سے ملنے کے لئے جاتا ہے۔ اپنے دوستوں اور پیاروں کی ملاقات کا موقع ملے تو پھولا نہیں سماتا حکام کے حضور شرف باریابی حاصل ہو تو اس کی گردن فخر سے اونچی ہو جاتی ہے لیکن لوگ خدا تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں اور نماز کے قریب بھی نہیں جاتے یا اگر پڑھتے ہیں تو اس طرح کہ کبھی پڑھی کبھی نہ پڑھی۔ یا اگر باقاعدہ بھی پڑھی تو ایسی جلدی جلدی پڑھتے ہیں کہ معلوم نہیں ہوتا کہ سجدہ سے انہوں نے کب سر اٹھایا۔ اور کب دوبارہ سجدہ کیا۔ جس طرح مرغا چونچیں مار کر دانہ اٹھاتا ہے اسی طرح وہ بھی سجدہ کر لیتے ہیں نہ خشوع نہ خضوع اسی طرح اللہ تعالیٰ نے روزہ کا بدلہ اپنے آپ کو قرار دیا ہے مگر لوگ خدا تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرتے ہوئے اس کا دامن پکڑنے کے لئے نہیں جاتے اور اس کا قرب حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے خدا تعالیٰ کی محبت ظاہر کرتے ہیں لیکن لوگوں کے حقوق دباتے ہیں۔ جھوٹ بولتے ہیں بہتان باندھتے ہیں۔ غیبتیں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے عشق کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن قرآن کریم کا مطالعہ اور اس پر غور کرنے کی توفیق ان کو نہیں ملتی غرض محبت کا دعویٰ اور شے ہے اور حقیقی محبت اور شے ہے قرآن کریم بتاتا ہے کہ انسان اس وقت تک کبھی سچا مومن نہیں بن سکتا جب تک وہ عملاً خدا تعالیٰ سے ایسی محبت نہ کرے کہ اس کے مقابلہ میں نہ ماں باپ کی محبت ٹھہر سکے نہ بیٹوں کی محبت ٹھہر سکے۔ نہ بھائیوں کی محبت ٹھہر سکے نہ بیویوں کی محبت ٹھہر سکے نہ قبیلہ اور قوم کی محبت ٹھہر سکے۔"

(تفسیر سورۃ البقرہ ص ۳۲۷ / ۳۲۶)

نمائندگان مجلس مشاورت

نمائندگان مجلس مشاورت نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے جلسہ سالانہ پر نصرت جہاں آگے بڑھو کی سکیم کے متعلق تفصیلات سن لی ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کے فرشتے معجزانہ رنگ میں اس سکیم کو جلد از جلد پروان چڑھا رہے ہیں اور آپ کے لئے حضرت بلال کی سرزمین کے لوگوں کی خدمت کے مواقع پیدا ہو رہے ہیں۔

ڈاکٹروں کی اب نئی تقرریاں ہونے والی ہیں۔ اس لئے احمدی ڈاکٹر صاحبان اپنی خدمات جلد از جلد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش فرما دیں۔ اور اپنے کوائف سے خاکسار کو اطلاع دیں۔

نوٹ: جملہ نمائندگان اپنے حلقہ کے ڈاکٹروں کے اسماء سے بھی اطلاع دیں اور ان کو اس نیک کام میں شمولیت کی تحریک بھی کریں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

دل کے امراض کی ریسرچ ٹیم ۲۴ر اپریل کو ربوہ آ رہی ہے

کراچی سے دل کے امراض کی ریسرچ ٹیم انشاء اللہ ۲۴ر اپریل کو ربوہ آ رہی ہے ٹیم تین چار دن ربوہ میں قیام کرے گی۔ تمام احباب جو پہلے دکھا چکے ہیں ان کا اس دفعہ دوبارہ معائنہ اور ای۔ سی۔ جی کیا جائے گا۔ ٹیم کے اوقات کار صبح ۸ بجے سے ایک بجے بعد دوپہر اور ڈھائی بجے بعد دوپہر سے ۶ بجے شام تک ہوں گے۔ اس دفعہ ہر مریض کے خون کا ٹیسٹ نہیں لیا جائے گا۔ بلکہ صرف چند خاص افراد کا جن کا ضروری سمجھا جائے گا خون کا معائنہ بھی کیا جائے گا۔ تمام احباب سے درخواست ہے کہ مقررہ اوقات پر فضل عمر ہسپتال میں تشریف لا کر اور معائنہ کروا کر ممنون فرمائیں۔

(ڈاکٹر لطیف احمد قریشی ایم آر سی)

احباب جماعت کی خصوصی توجہ کے لئے

صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال کے ختم ہونے میں اب صرف چند دن باقی ہیں مگر بجٹ کے مقابل وصولی ابھی کم ہے۔ از راہ کرم فوری توجہ فرما کر چندہ عام / حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ سو فیصد ادا کر دیجئے تا سلسلہ کے کاموں پر اثر نہ پڑے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں بے حد برکت دے گا۔

(ناظر بیت المال آمد)

درخواست دعا

احقر کا بچہ بغرض اپریشن ہرنیا ڈسٹرکٹ ہسپتال راولپنڈی میں داخل ہے۔ جملہ قارئین کرام کی خدمت میں بچے کے اپریشن کی کامیابی اور مکمل شفایابی کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

راجہ خورشید احمد منیر
مربی سلسلہ مظفر آباد حال راولپنڈی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷